رحمۃ اللہ علیہ

حافظِ ملت کی حدیثی خدمات

مولانا عمران رضا عطاری مدنی

حافظ ملت

کی حدیثی خدمات

مولانا عمران رضا عطاری مدنی

شرفِ انتساب
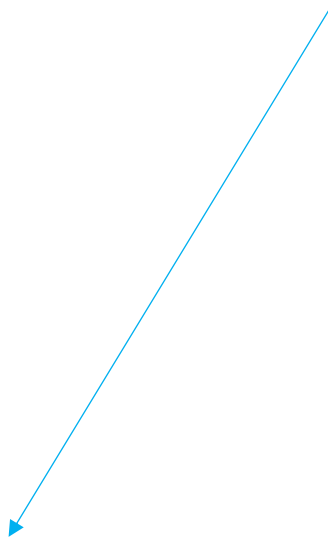
حضور حافظ ملت شاہ عبد العزیز محدث مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

حافظ ملت کی حدیثی خدمات

اللہ پاک نے جن برگزیدہ ہستیوں کو اپنے دین کی خدمت کے لیے چن لیا، اس مبارک جماعت میں ایک بڑا نام سیدی سرکار حضور حافظ ملت مولانا شاہ عبد العزیز محدث مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، آپ کی زندگی کا مقصد دین متین کی خدمت، سنت مصطفی کی اطاعت، درس حدیث کی اشاعت تھا، اسی مقصد کے پیشِ نظر آپ نے ہندوستان کی عظیم علمی درس گاہ بنام الجامعة الأشرفیه(مبارک پور) قائم فرمایا، اور اَز خُود درجہ دورہ حدیث شریف میں حدیث کی سب سے معتبر کتاب صحیح بخاری کا درس دیا کرتے تھے، اس مقالہ میں حافظ ملت کی مختصر حدیثی خدمات کا ذکر ہے، مکمل پڑھیں!

علم حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اقوال و افعال وغیرہ کے متعلق گفتگو کی جاتی ہے، حدیث بیان کرنے کے متعدد فضائل و برکات ہیں، حدیث بیان کرنے زبانی ہو یا تحریری صورت میں، عوام و خواص میں احادیث کا درس دینے کے فضائل خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں چناں چہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَضَّرَ اللهُ امرءًا، سمِعَ منَّا حديثًا فحفظه حتى يُبَلِّغَه. اللہ پاک اس شخص کو ترو تازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی یاد رکھا حتی کہ آگے پہنچادیا۔

(مسند احمد، ج:۴، ص:۱۶۲، رقم الحدیث:۴۱۵۷، دار الحدیث–القاھرۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ و الہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور دعا کی: اے اللہ! میرے خلفا پر رحم فرما! ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم آپ کے خلفا کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے، میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو احادیث سکھائیں گے۔

(معجم طبرانی، ج:۶، ص:۷۷، رقم الحدیث:۵۸۴۶)

اے عاشقان حافظ ملت! دیکھا آپ نے کہ حدیث پاک روایت کرنے، بیان کرنے کے کتنے فضائل ہیں، حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شخصیت پر جب ہم نظر کرتے ہیں تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں اس حدیث پاک پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائی۔ آپ الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے، بخاری شریف کا درس دیا کرتے تھے۔

اور محدثین کی کیا شان ہے کہ جن کو اللہ پاک نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی حدیث کی خدمات کے لیے چن لیا کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں: جب میں محدثین کو دیکھتا ہوں تو مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں۔ علامہ بدر القادری نے کہا:

افکار بخاری ہیں زباں سے تیری جاری
سینہ ترا گنجینۂ عرفان خدا ہے
بیمار و علیل آج ہے سرکار کی امت
ہاتھوں میں ترے نعمت داروے شفا ہے

حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ حدیث بیان کرنے اور پڑھانے میں مخاطب کے فہم کا لحاظ کیا کرتے ہیں، حدیث کو آسان پیرائے، سہل جملوں میں اس طرح بیان فرماتے کہ ہر شخص اچھے انداز پر حدیث کے معانی کو سمجھ لیتا تھا۔ بخاری شریف کی پہلی حدیث إنما الأعمال بالنیات کی توضیح میں رقم طراز ہیں۔

تمام افعال و اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ جیسی نیت ویسا ہی عمل، نیک نیتی سے عمل مقبول ہے باعث اجر و ثواب ہے، بد نیتی سے عمل مردود ہے، موجب عذاب و عتاب ہے۔ قول ہو یا فعل اَخذ ہو یا ترک، از قبیل عبادات ہو یا معاملات کسی عمل پر بھی اجر و ثواب کا حصول حسنِ نیت پر موقوف ہے، اصول دین میں یہ اصل عظیم اصل الاصول ہے۔

(حیات حافظ ملت، ص:۳۵۱)

علامہ عبد اللہ خان عزیزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ اعلیٰ درجہ کے ایسے محدث تھے، جنھوں نے چالیس سال کی طویل مدت تک درس حدیث دیا اور اس کے نکات وباریکیوں سے اپنے سیکڑوں تلامذہ کو مستفیض فرمایا۔

(حافظ ملت: ارباب علم ودانش کی نظر میں، ص:۳۸)

علامہ یس اختر مصباحی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ (حافظ ملت) بلند پایہ محدث، مفسر، مفتی، اصولی، کلامی، معقولی سبھی کچھ تھے اور ہر ایک کے شواہد موجود ہیں۔

علامہ محمد احمد مصباحی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: آپ (حافظ ملت) نے سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کا پیغام عام کرنے کے واسطے مختلف طریقے اختیار فرمائے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشادات عالیہ کی ایسی توضیح و تشریح فرمائی، جو اخلاقی و روحانی بیماریوں کے لیے ایک تریاق کا درجہ رکھتی ہیں۔

(حافظ ملت: ارباب علم ودانش کی نظر میں، ص:۴۷)

درس بخاری کی ایک جھلک

بزرگان دین کا طریقہ کار ہے کہ جب وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے یا حدیث پاک پڑھتے پڑھاتے ہیں تو حدیث کے مطابق ان کی کیفیت بن جایا

کرتی ہے، جہاں عشق و محبت کی بات ہوتی وہاں جھوم اٹھتے، جہاں خوف خدا اور جہنم، عذابات الٰہی کا ذکر آتا تو خوفِ خدا سے لرز اٹھتے، آنکھوں سے اَشک رواں ہو جاتے اور جہاں جنت کی نعمتوں کا ذکر ہوتا تو اللہ رب العزت سے جنت کا سوال کرتے، خود قرآن کریم نے اس بات کو بیان فرمایا ہے چناں چہ اللہ رب العزت پارہ ۷، سورہ مائدہ، آیت نمبر ۸۳ میں ارشاد فرماتا ہے:

اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ.

ترجمہ کنز العرفان: اور جب یہ سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تم دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ابل پڑتی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس تو ہمیں (حق کے) گواہوں کے ساتھ لکھ دے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قرآن سنتے وقت رونا، جھومنا اور کچھ پیارے کلمات کہنا جو مضمون آیت کے مطابق ہوں بہت بہتر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۸۷)

محدثین حدیث بیان کرتے تو ان کی کیفیت ہی بدل جاتی تھی چناں چہ امام المحدثین امام زہری رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث بیان کرتے تو آپ پر رقت

طاری ہو جایا کرتی تھی۔

حضرت سَیِّدُنا مُصعَب بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے سامنے نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کاذِکر کیا جاتا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ کے چہرے کا رنگ تبدیل(Change) ہو جاتا اور کمر مبارک جھک جاتی۔ ایک دن حاضرین نے امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ سے ان کی اس کیفیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: جو کچھ میں نے دیکھا ہے، تم دیکھتے تو مجھ پر اعتراض نہ کرتے۔ میں نے قاریوں کے سردار حضرت سَیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ سے جب بھی کوئی حدیث پوچھی تو وہ عظمتِ حدیث اور یادِ رسول میں رو دیتے یہاں تک کہ مجھے ان کے حال پر رحم آنے لگتا۔

(الشفاء، ۲/ ۹۳، دار الفیحاء- عمان)

اب آیئے! حافظ ملت کے انداز درسِ حدیث ملاحظہ کریں!

حیات حافظ ملت میں ہے: بالخصوص درس بخاری شریف کے دوران عشق نبوی اور محبت مصطفوی کے پیمانے چھلکا کرتے تھے اور آپ کی درس گاہ کا طالب علم حضور انور مالک خشک و تر کی محبت اور عشق میں سرشار ہو جاتا۔ جہاں آقا و مولا صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کے تبسم پاک کا بیان آتا، حافظ ملت

مسکرا اٹھتے اور درس گاہ کے در و دیوار پر اَنوار بکھر جاتے۔ رقت انگیز احادیث آتیں تو حافظ ملت کی پلکیں نور عشق نبی میں بھیگ بھیگ جاتیں۔ جہاں سرکار صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کی علالت اور بے قراری و بے چینی کا بیان آتا حافظ ملت بے چین نظر آتے، سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کے وصال پر ملال کا ذکر آتا تو حافظ ملت کے قلب پر کیا گزرتی۔ درس گاہ کے طلبہ وہ حالت و کیفیت محسوس کیے بغیر نہ رہتے۔

حافظ ملت کا نورانی سینہ محبت رسول کا گنجینہ تھا۔ انہی کا ذکر کرتے کراتے عمر گزری، انہی کے عادات و اخلاق سمجھتے سمجھاتے زندگی بسر ہوئی۔ انہی کی تعلیمات کے احیا میں حیات مستعار لگادی۔ ان کے رگ و ریشے قلب و ذہن اور زبان و بیان ہر ایک میں آقا و مولا صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم ہی رچ بس گئے تھے۔ جب ذرا محبت کی آنچ لگتی عشق و محبت آنسوؤں کی صورت اختیار کر لیتے۔ اور حافظ ملت نہایت خاموشی اور سادگی سے اپنے رومال میں انہیں جذب کر لیتے۔

قَالَ اللہُ وَقَالَ الرَّسُوْل کی مجلس ہو یا تقریر و وعظ کی محفل نعت حبیب صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم کی نوا سنجی ہو یا مظاہر قدرت کا کوئی منظر حافظ ملت آقا و مولا کی محبت میں رونے لگتے تھے کیوں کہ حُبِّ نبی میں رونا بیدار بختوں کی

خصوصیت ہے۔

(حیات حافظ ملت، ص:۳۵۰)

حدیث پر عمل

حافظ ملت کے عمل بالحدیث دیکھیں ! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنزَّہٌ عن العُیوب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللہِ اَدْوَمُھَا وَاِنْ قَلَّ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ ہے جو پابندی سے ہو اگرچہ کم ہو۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومۃ علی العمل، ۴/۲۳۷، حدیث: ۶۴۶۴)

حضور حافظِ ملت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث مبارکہ کی عملی تصویر تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ بچپن ہی سے فرائض و سُنَن کے پابند تھے اور جب سے بالغ ہوئے نمازِ تَہجُّد شروع فرمادی جس پر تاحیات عمل رہا، صلوٰۃُ الاوَّابین ودلائلُ الخیرات شریف وغیرہ بلاناغہ پڑھتے یہاں تک کہ آخری ایام میں دوسروں سے پڑھوا کر سنتے رہے، روزانہ صبح سورۂ یٰسین و سورۂ یوسف کی تلاوت کا التزام فرماتے جب کہ جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت معمول میں شامل تھی۔ آپ فرمایا کرتے کہ عمل اتنا ہی کرو جتنا بلاناغہ کرسکو۔

(حیات حافظ ملت، ص:۷۹ ملخصًا)

حافظ ملت محدّثِ مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ کی دینی اور ملی خدمات میں

کثیر مصرفیات رہا کرتی تھیں جس کی وجہ سے آپ کو باقاعدہ تصنیف کا موقع نہ مل سکا، لیکن پھر بھی چند یادگار تصانیف ہیں، خود ارشاد فرماتے ہیں:

بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی تصنیفی صلاحیت مجھے ضرور ملی اور قلم کی قوت بھی۔ پھر فرمایا: کیا کہوں! بہر حال مجھے لکھنے پر قدرت تھی جس کا نمونہ المصباح الجدید، ارشاد القرآن، معارف حدیث وغیرہ ہیں لیکن قوت تصنیف کی باوجود ہمیشہ عوائق و موانع دَرپیش رہے اور مصروفیات نے گھیرے رکھا، جس کے باعث میں کچھ نہ لکھ سکا۔

(حیات حافظ ملت، ص:۴۳۰)

حدیث کے متعلق حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ 1 معارف حدیث۔ دوسرا رسالہ جو باقاعدہ حدیث پر تو نہیں مگر اس میں احادیث موجود ہیں۔ 2 انباء الغیب۔

معارف حدیث:

علامہ بدر القادری مصباحی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: زیر نظر کتاب میں حضور حافظ ملت نے رواں دواں زبان اور شگفتہ اسلوب میں حدیث کے مختلف زاویوں کے جلوے دکھا کر عقائد و ایمان کو معطر بیزی و شادابی عطا کرتے ہوئے عبادات واعمال کی تلقین کی ہے اور اس طرح مسلمانوں کو صراط مستقیم

پر گامزن کیا ہے۔

اس کتاب کی بابت خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: سمندر کو کوزے میں بھرنے کی کہاوت سنتے تھے، لیکن معارف حدیث اس کی جیتی جاگتی زندہ مثال ہے۔ حدیث کے ترجمے کے ساتھ اس پر عالمانہ و عارفانہ نکتہ آفرینی یہ صرف استاذ العلما جیسی بلند شخصیت کا کام ہے۔

(حیات حافظ ملت، ص:۴۳۳)

انباء الغیب:

اس رسالہ میں ایک دیوبندی مولوی کے علم غیب مصطفی پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات، قرآنی آیات، احادیث، اقوال ائمہ کی روشنی میں پیش کیے گئے ہیں۔

درس بخاری لکھنے کا اہتمام: علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی حفظہ اللہ نے فون پر راقم سے ارشاد فرمایا: دوران طالب علمی جب حضرت حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف کا درس لیتے تھے، اسی زمانے میں، میں نے حضرت کا درس بخاری لکھنا بھی شروع کر دیا تھا، ایک کاپی مکمل اور دوسری نصف یعنی تقریبا ۱۰۰ صفحات لکھ بھی چکا تھا، لیکن افسوس کہ وہ کاپی گم گئی، جس پر آپ نے بڑے افسوس کا اظہار فرمایا کہ میں نے جتنا لکھا تھا صرف وہی اگر میرے

پاس موجود ہوتا تو میں اس کو شائع کر دیتا، لیکن افسوس کہ وہ ضائع ہو گیا۔

حضرت نعمانی صاحب کے اس واقعے میں طلبہ کے لیے بھی نصیحت ہے، انہیں چاہیے کہ اپنے اساتذہ کے دروس کو نوٹ کریں، لکھیں، بعد میں اس کی دہرائی کریں ان شاءاللہ اس کے بہت فوائد حاصل ہوں گے، بعض بزرگوں کے متعلق سنا ہے کہ وہ اپنے اساتذہ کا درس لکھا کرتے اور بعد میں اس کو دہراتے بلکہ بعض کے بارے میں یہاں تک معلوم ہوا کہ دوران تدریس ان نکات سے استفادہ کرتے جو انہوں نے اپنے دوران طالب علمی اساتذہ سے سن کر لکھے ہوتے تھے۔

تلامذہ کی خدماتِ حدیث

حافظ ملت محدث مبارک پوری رَحْمَۃُ اللہ علیہ کی دو سب سے بڑی خدمات ہیں:

1 الجامعۃ الاشرفیہ کا قیام، 2 علما کی جماعت تیار کرنا۔

آپ نے ان دونوں کاموں کے لیے انتھک کوشش کی، رات دن دیکھے بغیر فقط خلوص للّٰہیت کے لیے کام کرتے رہے اور آج ایک زمانہ ان کی خدمات کا معترف ہے، ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے علما کی کثیر جماعت باواسطہ حافظ ملت کی شاگردوں میں نظر آتی ہے، جبھی تو شرف ملت علامہ عبد

الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا: حضرت حافظ ملت قدس سرہ دنیائے سنیت میں ایک انجمن تھے، ایک تحریک تھے جنھوں نے سیکڑوں بلکہ ہزاروں علما میں سنیت کا وہ درد اور سوز پھونک دیا کہ ان میں سے ہر ایک مسلک حق کا ترجمان اور مبلغ بن گیا۔

(حافظ ملت: ارباب علم ودانش کی نظر میں، ص:۴۷)

جیساکہ ماقبل میں ہم ذکر کرچکے کہ تدریس اور جامعہ کی ذمہ داریوں کی بنا پر آپ زیادہ کتابیں نہ لکھ سکے، لیکن کتابیں لکھنے والوں کی وہ جماعت تیار کی جس سے ایک عالم مستفیض ہو رہا ہے، اگر **الجامعۃ الأشرفیہ** سے تیار ہونے والے صرف مصنفین و مؤلفین کو شمار کریں تو ایک دفتر درکار ،مگر پھر بھی تمام کا احاطہ میں آجانا بظاہر ناممکن۔ آیئے حافظ ملت کے چند تلامذہ در تلامذہ کی حدیثی خدمات پر ایک نظر ڈالیں۔

1 شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی:

مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر مفتی، بلند پایہ محدث اور شارحِ حدیث تھے، آپ کی مختلف الجہات خدمات ہیں، حدیثی خدمات میں نُزْهَةُ القارِی شرح صحیح البخاری قابل تعریف کام ہے، بخاری شریف کی شاندار، مختصر اور جامع شرح تصنیف فرمائی ہے، جو ۴ ضخیم

جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

2 محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری مصباحی:

آپ ایک عرصہ سے الجامعة الأمجدیه میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں، جہاں طالبان علوم نبویہ کو درس حدیث کے فیضان سے مالا مال فرما رہے ہیں۔ آپ نے الجامعة الأشرفیه میں چند سال نائب شیخ الحدیث کا منصب بھی سنبھالا تھا۔ آپ کے دروس درس بخاری کے نام سے دو جلدوں میں شائع بھی ہے۔ آپ کی ایک کتاب بنام اختیارات مصطفیٰ اور احادیث نبویہ بھی ہے، جس میں احادیث کی روشنی میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اختیارات ثابت کیے گئے ہیں۔

3 سراج الفقہا مفتی نظام الدین رضوی:

محقق مسائل جدیدہ مفتی نظام الدین رضوی مصباحی کئی سال سے الجامعة الأشرفیه میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں، آپ کے درس حدیث میں حدیثی فیضان کے ساتھ فقہی رنگ بھی الگ ہی نوعیت کا ہوتا ہے جو دیگر سے ممتاز کر دیتا ہے، آپ کی تصنیفات میں ایک بڑا نام کتاب احادیث صحیحین سے غیر مقلدین کا انحراف ہے۔ یہ اپنے موضوع پر شاندار اور نہایت محققانہ کتاب ہے۔

4 شارح مؤطا علامہ شمس الہدی مصباحی:

آپ جہاں ایک قابل استاذ و مفتی ہیں، وہیں جلیل القدر شارح حدیث بھی ہیں، آپ کی خدمات میں سب سے نمایا کام شمس السالک شرح مؤطا ہے ،جو عربی زبان میں ۵ جلدوں پر مشتمل ہے، جب کہ ایک جلد کا مولانا عارف اللہ فیضی مصباحی اور مولانا نصر اللہ صاحب نے اردو ترجمہ بھی کیا ہے۔ دوسری کتاب بنام شمس الباری علی دروس البخاری ہے، جس میں ہر باب کا خلاصہ جامع الفاظ میں تفصیل سے بیان کیا ہے، آسان اور مختصر انداز میں احادیث کی شرح ذکر فرمائی ہے، یہ امام احمد رضا اکیڈمی سے شائع ہوئی ہے۔ آپ کی ایک کتاب شمس الأربعین بھی ہے۔

5 محدث اشرفیہ علامہ صدر الوری مصباحی:

آپ کو علوم حدیث میں کامل مہارت حاصل ہے، فی الحال الجامعۃ الاشرفیہ میں تدریسی خدمات سر انجام دے رہے ہیں، آپ نے علامہ عبد الحی لکھنوی کی التعلیق المجد پر التنبیہ المسدد علی ما فی التعلیق المجدد لکھی، اسی طرح ترمذی شریف کے خاص ابواب کی تقریرات ألمعی نامی شرح لکھی ،اور جرح و تعدیل کے باب میں اردو زبان میں مختصر اور نہایت جامع کتاب بنام اصول جرح و تعدیل تصنیف فرمائی جسے طلبہ و علما نے کافی پسند کیا۔ اس

طرح آپ کا ایک بڑا کام تعلیق علی أبواب مختارة من سنن أبی داود بھی ہے۔

6 شیخ الحدیث علامہ عاقل مصباحی:

صدر المدرسین علامہ عاقل رضوی مصباحی منظر اسلام بریلی شریف میں تدریسی خدمات سر انجام دے رہے ہیں، شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہو کر بخاری شریف کی تدریس فرما رہے ہیں۔

آپ نے حدیث کی سب سے معتبر کتاب صحیح بخاری کی شرح لکھنے کا عزم مصمم فرمایا اور بحمدہ تعالیٰ اب تک اس کی سات جلدیں بنام امداد القاری شرح صحیح البخاری شائع ہو کر منظر عام پر آگئی ہیں۔ اس شرح کی تصحیح و نظر ثانی کا کام صدر العلما علامہ محمد احمد مصباحی حفظہ اللہ نے انجام دیا ہے۔

7 مولانا بدر الدجیٰ مصباحی:

بخاری شریف کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح مسلم ہے، مولانا بدر الدجیٰ مصباحی نے اس کی شرح نگاری کا کام شروع فرمایا، جس شرح کا نام البیان المفهم شرح صحیح مسلم ہے، تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں جب کہ چوتھی جلد اشاعت کی نظر ہے۔

حضور حافظ ملت رحمۃ اللہ علیہ کو حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی

اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کو حضور سیدی سرکار امام اہل سنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت حدیث حاصل تھی، بحمدہ تعالیٰ راقم کو ایک واسطے سے حضرت حافظ ملت سے اجازت حدیث حاصِل ہے۔

حافظ ملت شاہ عبد العزیز محدث مبارک پوری

علامہ محمد احمد مصباحی | علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی

راقم الحروف
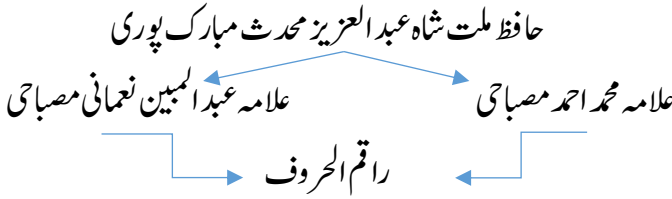
اللہ پاک حضرت حافظ ملت شاہ عبد العزیز محدث مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر انور پر تجلیات کی بارشیں نازل فرمائے، اور حضرت کے علمی و عملی فیضان سے مالامال فرمائے۔

عمران رضا عطاری مدنی (بنارس)

اختصاص فی الحدیث، سال دوم

مرکزی جامعۃ المدینہ ناگ پور مہاراشٹرا

مرتّب کی تالیفات

تذکرۃ المصنفین	مشاجراتِ صحابہ اور نظریۂ اہل سنت
اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ	اختیارات مصطفیٰ ﷺ رومن اردو
حلیۂ مصطفیٰ ﷺ	شہر مصطفیٰ ﷺ
حقوقِ مصطفیٰ ﷺ	مصنفینِ صحاحِ ستہ
قیامت کا دن	لکھنا ضروری ہے
مصنف بننے کی قیمت	امام احمد رضا بحیثیت مصنف اعظم
امام احمد رضا کے مختصر جوابات	امام احمد رضا کا عشق مدینہ
رضا کی زباں تمھارے لیے	خود کشی: اسباب و تدراک
کیا بتاؤں کہ کیا مدینہ ہے	شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر
ترجمہ: حسن الظن باللہ	حافظ ملت کی حدیثی خدمات
نصاب علمِ حدیث	فیضان تاج الشریعہ
قواعد جرح و تعدیل	نصاب علمِ رجالِ حدیث